بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر کے معنی اور اس کی تحقیق

لفظ تفسیر فسر سے مشتق ہے جس کے معنی کھولنا محاورہ میں تفسیر یہ ہے کہ کلام کرنے والے کا مقصد اس طرح بیان کرنا جس میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے اور مفسرین کی اصطلاح میں تفسیر یہ ہے کہ قرآن پاک کے وہ احوال بیان کرنا جس میں عقل کو دخل نہیں بلکہ نقل کی ضرورت ہو جیسے آیات کا شان نزول یا ان کا ناسخ اور منسوخ ہونا وغیرہ۔ تفسیر بالرائے حرام ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے اور ٹھیک بھی کہہ جائے جب بھی خطا کار ہے۔ تفسیر قرآن کے چند مرتبے ہیں۔

(۱) تفسیر قرآن بالقرآن' یہ سب سے مقدم ہے۔

(۲) تفسیر قرآن بالحدیث' کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) صاحبِ قرآن ہیں۔ ان کی تفسیر نہایت صحیح اور اعلیٰ۔

(۳) قرآن کی تفسیر صحابہ کرام خصوصاً فقہائے صحابہ اور خلفائے راشدین کے اقوال سے ہو۔

(۴) تفسیر قرآن تابعین یا تبع تابعین کے قول سے۔ اگر روایت سے ہے تو معتبر۔ اس کی زائد تحقیق کے لئے ہماری کتاب جاء الحق یا کتاب اعلائے کلمۃ اللہ مصنف قطب الوقت حضرت شاہ قبلہ مہر علی شاہ صاحب کا اصطلاح میں تاویل یہ ہے کہ کسی کلام میں چند احتمال ہوں۔ ان میں سے کسی احتمال کو قرینوں سے اور علمی دلائل سے ترجیح دینا یا کلام میں علمی نکات وغیرہ بیان کرنا۔ اس کے لئے نقل کی ضرورت نہیں بلکہ ہر عالم اپنی قوت علمی سے قرآن پاک میں سے نکات وغیرہ نکال سکتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ خلاف شریعت ہرگز نہ ہو۔ اسی لئے مفسرین اپنی قوت علمی سے قرآن پاک میں بڑے بڑے نکات بیان فرماتے ہیں، اور ہر ایک کے لئے نقل پیش نہیں فرماتے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم شریف باب ہشتم میں فرمایا کہ قرآن پاک کے ایک ظاہری معنی ہیں اور ایک باطنی۔ ظاہری معنی کی تحقیق علمائے شریعت فرماتے ہیں اور باطنی کی صوفیائے کرام۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسر یر سے ستر اونٹ بھر دوں۔ مگر یہ باطنی تفسیر ظاہری معنی کے خلاف ہرگز نہ ہوگی۔ تحریف مشتق ہے حرف سے۔ حرف کے معنی ہیں علیحدگی یا کنارہ۔ اصطلاح میں تحریف یہ ہے کہ کلام کا مطلب ایسا بیان کیا جائے جو کلام کرنے والے کے مقصد کے خلاف ہو۔

مفسرین کی اصطلاح میں تحریف دو طرح کی ہے۔تحریفِ لفظی اور تحریف معنوی۔تحریفِ لفظی یہ ہے کہ قرآن پاک کی عبارت کو دیدہ دانستہ بدل دیا جائے ۔جیسا کہ یہودی نصاریٰ نے اپنی اپنی کتابوں میں کیا۔تحریفِ معنوی یہ ہے کہ قرآن پاک کے ایسے معنی اور مطلب بیان کئے جائی ن جو کہ اجماع امت یا عقیدہ اسلامیہ یا اجماع مفسرین یا تفسیر قرآن کے خلاف ہوں اور وہ یہ کہے کہ آیت کے وہ معنی نہیں بلکہ یہ ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں ۔جیسا کہ اس زمانہ میں چکڑالوی' قادیانی' اور دیوبندی وغیرہ کرر ہے ہیں ۔دونوں قسم کی تحریفیں کفر ہیں ۔

مفسر وہ شخص ہوسکتا ہے۔

(۱) جوکہ قرآن کے مقصد کو پہچان سکے۔

(۲) ناسخ ومنسوخ کی پوری خبر رکھتا ہو۔

(۳) آیات واحادیث میں مطابقت کرنے پر قادر ہو۔یعنی جن آیتوں کا آپس میں مقابلہ معلوم ہوتا ہو یا جو آیات کہ احادیث کے خلاف ملوم ہوتی ہوں ان کی ایسی توجیہ کر سکے کہ جس سے مخالفت اٹھ جائے۔

(۴) آیتوں کے شان نزول سے باخبر ہو۔

(۵) آیتوں کی توجیہہ کر سکے۔یعنی جو قرآن پاک کی آیتیں عقل کی رو سے محال معلوم ہوتی ہوں ان کو حل کر سکے ۔مثلاً قرآن پاک مین آتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لوگوں نے کہا۔ **یا اخت ھارون** حالانکہ ہارون علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام کے بہن' اور حضرت مریم میں سینکڑوں برس کا فاصلہ ہے۔تو پھر حضرت مریم ان کی بہن کیسے ہوسکتی ہیں ۔اسی طرح قرآن کریم فرماتا ہے کہ سکندر ذوالقرنین نے آفتاب کو کیچڑ میں ڈوبتا ہوا پایا۔حالانکہ آفتاب ڈوبتے وقت زمین پر نہیں آتا ۔اور نہ کیچڑ اونچی ہو کر آفتاب تک پہنچتی ہے۔ان جیسی آیات کی توجہیں کر سکے۔

(۶) آیات میں محذوفات نکالنے پر قدرت رکھتا ہو۔یعنی بعض جگہ آیات میں پوری پوری عبارتیں محذوف ہیں۔ان کے بغیر نکالے ہوئے آیت کا ترجمہ درست نہین ہوتا۔

(۷) عرب کے محاورے سے پورے طور پر واقف ہو۔قرآن پاک نے بہت جگہ وہاں کے خاص محاورے استعمال فرمائے ہیں۔ جیسے **تبت یدا ابی لھب وتب**۔ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں یا کہ

فما بکت علیھم اسماء و الارض ۔ کہ کفار کے مرنے پر زمین اور آسمان نہ روئے ۔ **یا ذق انک انت العزیز الکریم** یعنی کفار سے جہنم میں کہا جائے گا۔ تو یہ عذاب چکھ تو بڑا عزت اور کرم والا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان جیسی آیات کے مقصود کو پہچان سکے اور معلوم کر سکے کہ اس جگہ کس قسم کا محاورہ استعمال ہوا ہے۔

(۸) محکم اور متشابہ آیت کو پہچانتا ہو۔

(۹) قرأتوں کے اختلاف سے واقف ہو۔

(۱۰) مکی اور مدنی آیتوں کو جانتا ہو وغیرہ۔

جب اتنی صفتیں موجود ہوں تو تفسیر کرنے کی ہمت کرے اس کی زیادہ تحقیق مقصود ہو تو دیکھو تفسیر فتح البیان کا مقدمہ۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ پر فتن میں تفسیر قرآن کو جتنا آسان سمجھا گیا ہے اتنا آسان اور کوئی کام نہیں سمجھا گیا۔ حق تعالیٰ اس زمانے کے فتنوں سے بچائے۔ آمین